Fikr-o-Nasar (Islamabad) 28-29:4,1-2 (1991)

سپین میں معاشی و معاشرتی ترقی

(اموی دور خلافت)

ڈاکٹر محمد اکرم
محمد ساجد خان

سپین خطه ارضی میں یورپ کا ایک خوبصورت حصه ہے۔ اسے اندلس ، سپین یا جزیرہ نمائے آئی بیریا بھی کہتے ھیں ۔ جغرافیائی اعتبار سے اندلس کے تین اطراف پانی اور ایک طرف خشکی ہے۔ اس خطه کے مغرب میں بحراوقیانوس، جنوب میں آبنائے جبل الطارق ، مشرق میں بحیرہ روم اور شمال میں فرانس واقع ہے۔

مسلمانوں سے پہلے اندلس کے شہروں میں جا بجا دلدلیں اور غلیظ جوھڑ تھے گلیوں میں فضلے کے ڈھیر لگے رھتے تھے ۔ گھر کے تمام افراد اپنے مویشیوں سمیت ایک ھی کمرے میں سوتے تھے ۔ نہانا اتنا بڑا گناہ تھا که جب پاپائے روم نے سسلی‌اور جرمنی کے بادشاہ پر کفر کا فتوی لگایا تو فہرست الزامات میں یه بھی درج تھا که وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔ غلیظ جسم اور جوؤں کی یه کثرت تھی که جب برطانیه کا (Pope) بڑا پادری باھر نکلتا تو اس کی قبا پر سینکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں ۔ فرانس کے ایک دریا کے کنارے انسانی گوشت کی کتنی ھی دکانیں تھیں ۔ یورپ صدیوں تک وحشت،بربریت اور ته به ته جہالت میں گرفتار رھا ۔ وھاں تہذیب و اخلاق کا کوئی تصور نہیں تھا ۔ گبن (Gibben) لکھتا ہے اتنے طویل تاریخی‌زمانے میں بدی کی یه کثرت اور نیکی کی یه قلت اور کہیں نظر نہیں آتی ۔ گاتھ قوم کا ایک مورخ لکھتا ہے که

ان وحشیوں کے ھولناک افعال کے ذکر سے تاریخ کے صفحات کو آلودہ نہیں کرنا چاھتا تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیئے خلاف انسانیت افعال کی مثال زندہ رکھنے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ھو (۱) ۔

قانون و قضا فاتح قوم کی ذمہ داری تھی۔ جبکہ محاصل وغیرہ کی ذمہ داری گورنر کی تھی جو کہ اھل اندلس کی نسل سے ھوتا تھا (۲) ۔

زیر نظر مضمون میں ھم مختصر جائزہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے کہ اموی دور خلافت میں سرزمین اندلس پر ، معاشی و معاشرتی ترقی کا سورج کس آب و تاب سے چمکا :

فاران کی چوٹیوں سے بلند ھونے والے سورج کی کرنیں بالآخر یورپ میں بھی آن پہنچیں ۔ صحرائے عرب کے شتربان گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھے ایشیاء اور افریقہ کے جنگلات کو پاؤں تلے روندتے ھوئے یورپ کے ساحلوں تک پہنچے ۔ ,,ھر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست ،، کی صدا میں نعرہ تکبیر بلند ھوا ۔ ایران روم اور اھل چین کی طرح صلیب کے فرزندوں نے بھی مسلمانوں کے لہو کی گردش اور تلواروں سے نکلی ھوئی بجلیاں دیکھیں ۔ اور ساتھ ھی ساتھ تہذیب و تمدن کی ایک نئی دُنیا جلوہ گر ھوئی۔

ان کی ھیبت سے صنم سہمے ھوئے رھتے تھے ۔ منہ کے بل گر کے ,,ھواللہ احد ،، کہتے تھے ۔ انہوں نے عالم عشق و مستی میں روشنی کی رفتار سے وقت کے صحیفوں میں عزم و ھمت کی داستانیں رقم کیں اندلس کا دور خلافت ماضی اور حال کے سیاہ یورپ کی تاریک شب میں دمکتا ھوا مہتاب ہے۔ عظیم اندلس کے علمی عظمت کے پہاڑ آج بھی انسانیت پر سایہ فگن ھیں ۔ کائنات کے اسرار و رموز کی تلاش میں خلاؤں کی طرف سائنس کا یہ سفر ایسا ہے جس کی بنیادوں میں

آج بھی غرناطہ اور اشبیلیہ کی جامعات کا رنگ بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔

تاجداران اندلس نے جہاں ظلمت و جہالت کو دور کرنے کے لیئے یونیورسٹیاں قائم کتیں اور ثقافتی لطائف پیدا کیے وہاں انہوں نے عوام کی خوشحالی میں اضافہ کرنے اور ملک کی دھن دولت بڑھانے کے لیئے صنعت و حرفت کی طرف بھی پوری توجہ دی ۔ ذیل میں ہم اندلس کی چند اہم صنعتوں کا ذکر کر رہے ہیں ۔

اندلس کے شہروں میں ریشم کا کیڑا بڑی کثرت سے پالا جاتا تھا اور اس سے حاصل شدہ ریشم سے کپڑے بنے جاتے ۔ ابن حوقل کا کہنا ہے کہ ,,میں نے پوری دنیا میں اندلس کے کپڑوں جیسے کپڑے نہیں دیکھے اور نہ ھی ایسے کاریگر روئے زمین پر موجود ھیں ،، ۔ (۳)

ایس پی سکاٹ لکھتا ہے کہ کپڑا بننے میں مسلمانان اندلس کو کمال حاصل تھا اور ان کی ہم عصر کوئی قوم ایسا کپڑا نہیں بن سکتی تھی ۔ نہ معلوم وہ رنگ کیسے غیر معمولی تھے ۔ جن سے ان کپڑوں کے سوت رنگے جاتے ۔ (۴)

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اندلس میں ریشم کے کپڑے بننے والے کارخانوں کی تعداد آٹھ سو تھی ۔ ان میں سے ہر کارخانے میں ھزاروں کاریگر کارکن کام کرتے ۔ اندلس کی چار کروڑ کی آبادی میں سے ایک کروڑ آبادی صرف ریشمی کپڑا استعمال کرتی تھی ۔ جن دنوں اندلس کے عام شہری یہ کپڑا استعمال کرتے ، یورپ کے باقی حصوں میں یہ کپڑا صرف بادشاھوں کے لیئے مخصوص تھا ۔ (۵)

اندلس کے چند شہر کپڑے کی صنعت میں بہت مشہور تھے ۔ ان کے نام یہ ھیں ۔ ۱ ۔ المریہ ۔ یہاں ریشمی کپڑا ، کمخواب ، زربفت اور دھوپ چھاؤں کا ایک سفید گلدار کپڑا تیار کیا جاتا ۔

۲ ـ باجه ، قلعه رباح : یہاں پر کپڑوں کی کڑھائی کا کام بڑی نفاست سے کیا جاتا ـ

۳ ـ غرناطه : یہاں دھاری دار کپڑا تیار ہوتا تھا ـ

۴ ـ نیپلز : اس چھوٹے سے شہر میں ریشمی اور زری پارچے تیار ہوتے ـ ان کپڑوں کے علاوہ حریر، دیبا ، سمور ، وبر اور پوستین سے بھی کپڑے بنائے جاتے ـ (٦)

سوتی کپڑے کے کارخانے چار ہزار سے زیادہ تھے یہاں کا سلک بھی اپنی مثال آپ تھا ـ مرینہ میں پشم اور اون بھی بڑی بہترین تیار ہوتی ـ بعض کارخانے تو صرف شاہی لباس تیار کرتے تھے ـ کپڑے کی صنعت پر اندلس کی ایک تہائی آبادی کا انحصار تھا ـ دنیا بھر میں یہ کپڑا برآمد کیا جاتا (٧)

لوہے کی مرضع کاری کا کام ، فلزات ، اور آلات جنگ بنانے کی صنعتیں اندلس میں خوب پھیلی ہوئی تھیں ـ ,,لبرزلی ،، جو فرانس کا علاقہ تھا اور عربوں کے تسلط میں تھا کی تلواریں بہت قیمتی سمجھی جاتیں ـ چھریاں،قینچیاں اور دیگر نازک آلات مریہ ، طلیطلہ ، اور بلرم کے شہروں میں بنائے جاتے ـ اشبیلیہ کی زرہیں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھیں ـ (٨) اس شہر کی تلواریں لوہے کی موٹی سلاخیں کاٹ دیتی تھیں یہ تلواریں خوب دھاری دار ہوتیں اور اس پر سونے کے نقش و نگار کندہ ہوتے ـ امراء کی تلواروں پر جواہرات لٹکتے اور قرآنی آیات کندہ ہوتیں ـ (٩)

اندلس کا شہر شاطبہ روزانہ کئی ہزار ٹن کاغذ تیار کرتا تھا ـ شاطبہ کی آدھی آبادی کا روزگار کاغذ کی صنعت سے وابستہ تھا ـ گھروں میں چھوٹے چھوٹے کارخانے بھی موجود تھے ـ جو ہلکا کاغذ تیار کرتے ـ علم و ادب کی سرپرستی کی وجہ سے کاغذ کی سب سے

بڑی خریدار حکومت وقت تھی ۔ شاطبہ کا کاغذ موجودہ دور کے کاغذ سے کسی طرح بھی کم نہ تھا ۔ اندلس میں جو کاغذ بچ جاتا وہ یورپ کو برآمد کر دیا جاتا ۔ قرطبہ میں بیس ہزار تاجر صرف کاغذ کا کام کرتے تھے ۔ (۱۰) عربوں نے چیتھڑوں کی بجائے روئی سے کاغذ بنانے کی ٹیکنالوجی کا آغاز کیا ۔ (۱۱)

اندلس کے لوگوں نے بجلی کا کام پانی سے لیـا ۔ وہ دریاؤں پر عجیب قسم کے بند باندھ کر پانی کو اوپر لے جاتے اور پھر بہتے ہوئے پانی کی شدت سے اپنے کارخانے چلاتے ۔ قرطبہ کے اکثر کارخانے پانی ھی سے چلتے تھے ۔ غرناطہ کے شہر پناہ کے اندر اور باھر ایک سو تیس پن چکیاں چلتی تھیں ۔ (۱۲)

لکڑی کے کام میں سیپ اور ھاتھی دانت کا استعمال وہ صنعت ہے جسے اندلسیوں نے اوج کمال تک پہنچایا ۔ مساجد کے دروازے ، منبر، چھتیں ، تختے، باریک جالیاں ، کھڑکیاں اور کڑوں میں نہایت نفاست سے ھاتھی دانت لگائے جاتے ۔ عربوں نے ھاتھی دانت پر کندہ کاری بھی خوب کی (۱۳) ۔ ھاتھی دانت پر بادشاھوں کے نام اور تصاویر کندہ کی جاتی تھیں(۱۴)۔

اندلسی مسلمان چمڑے سے کپڑا بنا لیتے تھے ۔ قرطبہ اس صنعت میں بہت مشہور تھا ۔ یہ صنعت اندلسیوں کے بعد دم توڑ گئی ۔ شاھی کتب خانوں کی کتابوں کی جلدیں انھیں کپڑوں سے تیار کی جاتی تھیں ۔ (۱۵)

کانیں معدنیات کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ھیں ۔ اندلسیوں نے لوھے اور چاندی کی کانیں دریافت کیں اس کے علاوہ پارہ کی کان سے پارہ بھی نکالتے تھے اور دواؤں میں استعمال کرتے تھے ۔ اور ,,بجاویکا،، کے پاس کانوں سے یاقوت نکلتا تھا ۔ سواحل اندلس کے قریب مرجان اور ,,طراغونہ،، کے قریب موتی نکالے جاتے تھے (۱۶)۔

انہوں نے سونا ، چاندی ، لوہا ، تانبا ، شیشہ اور قیمتی پتھر خوب نکالے اور ملک کی دولت میں اضافہ کیا ۔ صرف پارہ کی کانوں میں ایک ہزار مزدور کام کرتے تھے ۔ کانوں کے مزدوروں کو بےشمار اجرتیں اور مراعات دی جاتی تھیں ۔ آج کل کے امریکہ کی طرح اس وقت کے مزدور ہڑتالیں نہیں کیا کرتے تھے (۱۷)

اندلس میں چینی اور شیشے کے بہت ہی عمدہ برتن بنتے تھے جو دوسرے ملکوں میں بھی برآمد کیے جاتے ۔ شیشے کے برتنوں کی صنعتیں ,,دانیہ" ,,غرناطہ" ,,بطلہ" اور ,,طلیطلہ" میں تھیں (۱۸) کانچ، شیشہ اور لوہے کے برتن المریہ میں بہت بنتے تھے ۔ (۱۹) ملاغنہ میں ایک سو سے زائد ایسے کارخانے تھے جہاں صرف چینی کے برتن بنتے تھے ۔ برتنوں پر عجیب و غریب قسم کے بیل بوٹے ہوتے ۔ بعض برتنوں کے کناروں پر سونے اور چاندی کی پتیاں بنی ہوتی تھیں اور ان پر رنگ کیا جاتا ۔ دنیا بھر کے بازاروں میں ملاغنہ کے برتنوں کی منڈیاں تھیں (۲۰) ۔

اندلس میں ایسے کارخانے تھے جنہیں دارالصناعة کہتے ۔ ان میں تیر سے لے کر توپ تک ہر چیز بنتی تھی اور وقت کی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کی جاتی (۲۱) ۔

لوہے کے صندوق بنانے میں اندلسی مسلمان ساری دنیا سے بازی لے گئے تھے ۔ کئی سو سال بعد یورپین کاریگر یہ صندوق دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے اور لاکھ کوشش کے باوجود ایسے صندوق نہ بنا سکے ۔ ان صندوقوں کے خانے اس قدر پیچیدہ ہوتے کہ چابیوں کے باوجود ناواقف انسان انہیں نہیں کھول سکتا تھا ۔ اگر چابی گم ہو جاتی تو وہی صناع تلاش کرنا پڑتا جس نے صندوق بنایا ہوتا ۔ (۲۲)

دور خلافت میں ایک پریس بھی کام کرتا تھا جس پر عبدالرحمن الناصر کے احکامات چھپتے تھے ۔ (۲۳) باوجود تلاش کے

اس پریس کے بارے میں خاطر خواہ مواد نہیں مل سکا ۔

چٹائیاں ایک خاص قسم کی گھاس سے تیار کی جاتی تھیں اور مسجد میں استعمال کی جاتیں ۔ گھروں کے لیئے قالین بنائے جاتے جن پر رنگ برنگ گل بوٹے اور تصویریں ھوتیں ۔ یہ صنعت ,,مرسیہ " ,,لقنت" اور ,,لونکہ" میں تھی (۲۳)

,,سارا گوسہ " کے پہاڑوں سے سفید رنگ کا بہترین نمک حاصل کیا جاتا یہ دوسرے شہروں اور ,,لوبزا " کے جزیرے میں بھی دستیاب تھا ۔

نمک ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی حاصل کیا جاتا ۔ اندلس میں پانی سے چلنے والی تیل صاف کرنے کی صنعتیں بھی تھیں ۔ ھسپانوی عربوں کی تیل کی صفائی کے طریقۂ کار نے تیل کے معیار کو بہت بڑھا دیا تھا ۔ چنانچہ یہاں کے تیار کیے ھوئے تیل کی طلب باھر کے ملکوں میں بھی بہت تھی ۔

درج ذیل اقتباس میں اسپین کی خوبصورتی و دلکشی کو نہایت خوبصورت الفاظ کا جامہ پہنایا گیا ہے : ,,شہر غرناطہ بڑے بڑے شاھی باغوں میں اور گھنے درختوں میں گھرا ھوا ہے ۔ ھر طرف باغ ھی باغ ھیں گویا وہ کسی حسین کا چہرہ ہے اور باغ اس کے رخسار اور اس کی وادی کسی نازک کلائی کی مانند ہے ۔ شہر کے اطراف میں کوئی جگہ انگوروں کی بیلوں سے خالی نہیں ۔ شہر کا نشیبی حصہ اس قدر سر سبز کہ اس کی قیمت کا اندازہ نہیں ۔ شاھی باغات ایک سو کی تعداد میں ھیں اور اپنے خوبصورت منظر، سرسبزی ، سیرابی ، زمین کی عمدگی اور اشجار کی کثرت کے لحاظ سے بے مثل ھیں ۔ وادی سنجل پر نظر نہیں ٹکتی اور زبان اس کی تعریف سے قاصر ہے ۔ اس کی نہریں ھر وقت لہریں لیتی ھیں ۔ جب ان میں اشجار کا عکس اور بلند مقامات کی روشنی پڑتی ہے تو ان میں

باغوں کی تصویر اتر آتی ہے ان باغوں میں ایسے درخت بھی ہیں جو بار بار پھل لاتے ہیں ۔ وادی غرناطہ کے پانی کا بھاؤ ایسی ریت پر ہے جو زراعت کے لیئے اکسیر ہے اس پر درختوں کی چھاؤں ہمیشہ رہتی ہے۔ اہل شہر ان باغات میں فراغت کے لمحات گزار کر لطف و لذّت حاصل کرتے ہیں ۔ جب باد نسیم چلتی ہے تو غرناطہ کے اشتیاق میں سوزش قلب اور شوق دید پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ خلا ہے جس میں حسن رچ گیا ہے۔ (۲۵)

عربوں نے فن زراعت اور باغبانی سے پورے اندلس کو جنت ارضی میں بدل دیا ۔ زمینوں کو سرسبز و شاداب کر دیا ، کنویں کھود کر پانی کی کمی پوری کر دی گئی ایک ایک میل کے درمیان کئی کنویں کھودے گئے ۔

زرعی ترقی کیلئے کئے گئے چند اہم اقدام ملاحظہ فرمائیں :

پانی کو اکٹھا کرنے اور بوقت ضرورت استعمال میں لانے کے لئے زمین پر مناسب فاصلوں پر تالاب بنائے گئے ۔ ان تالابوں کا طول تین تین میل اور گہرائی پچاس فٹ تک ہوتی ۔ یہ تالاب ایک طرح سے قدرتی جھیلوں کا کام کرتے تھے (۲۶) ۔

دریاؤں پر کئی بند باندھے گئے تھے جو بہت اونچے اور مضبوط تھے ۔ ,,الخے ،، کے بند کی لمبائی دو سو چونسٹھ فٹ اور اونچائی باون فٹ تھی ۔ ,,مرسیہ ،، کے قریب دریائے ،، صفورہ ،، پر جو بند باندھا گیا وہ سات سو ساٹھ فٹ لمبا اور چھتیس فٹ اونچا تھا ,,بلنسیہ،، کے ایک اور بند کی لمبائی سات سو بیس فٹ تھی (۲۷) ۔

اندلس میں زیر زمین نہریں بھی تھیں جنہیں آب دوز کہتے تھے ,,المنزورہ ،، کے آب دوز کی لمبائی پانچ سو فٹ اور قطر چھ فٹ تھا ۔ ,,مراویلا ،، کا زیر زمین ترناب ایک میل لمبا اور تین فٹ چوڑا تھا ۔ ,,کری کونٹ ،، کے ترناب کی لمبائی ۵۵۹۵ فٹ تھی اور

چوڑائی تیس فٹ ۔ ان آبدوزوں کے ذریعے اندلس کے چپے چپے کو سیراب کیا گیا تھا ۔ (۲۸)

آب رسانی کی تقسیم کے لیئے حکومت کا دیانتدار عملہ کام کرتا تھا ۔ پانی کی تقسیم میں جو جھگڑے ہوتے ان کو کاشتکاروں کی پنچائیت حل کرتی اس کا اجلاس ہر جمعرات کو مسجد کے دروازے پر ہوتا ۔ حکومت اس پنچائیت کے فیصلوں کا احترام کرتی (۲۹)

اندلس میں زمین کی پیداوار بڑھانے کے لیئے کھاد استعمال کی جاتی تھی ۔ گورنمنٹ نے ہر بستی میں بڑے تالاب بنائے تھے ۔ جن میں کوڑا کرکٹ جمع کیا جاتا ۔ تالاب بھر جانے کے بعد کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا جاتا ۔ (۳۰)

اندلسی مسلمان فصلو ں اور پھلوں وغیرہ کو تباہ و برباد کرنے والے کیڑوں کو مارنا بھی خوب جانتے تھے ۔ ان کے ہاں ایسی دوائیاں استعمال ہوتی تھیں جو ایسے کیڑوں کے لیئے زہر کا کام دیتیں ۔ (۳۱)

زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے دیہات میں شام کے وقت کلاسیں ہوتی تھیں ۔ جہاں کاشتکاروں کو تعلیم دی جاتی تھی انھیں پودوں کے خواص اور پیداوار بڑھانے کے طریقے سمجھائے جاتے ۔ ہر کاشتکار اپنے فن میں مولا تھا اور پودوں کی بیماریوں کو جانتے کے ساتھ ساتھ ان کا علاج بھی جانتا تھا ۔ اندلس کے ہر بڑے شہر میں زراعتی کالج اپنی وسیع تجربہ گاہوں اور کتب خانوں کے ساتھ موجود تھے ۔ (۳۲)

مسلمانوں کے دو سو سالہ دور اندلس میں غلے کے ذخیرے دریافت ہوئے جہاں غلہ اپنی اصلی اور تازہ حالت میں موجود تھا ۔ اس گندم سے تیار کی ہوئی روٹی بالکل تازہ گندم سے تیار کی ہوئی روٹی کی مانند ہوتی تھی (۳۳) ۔ ان اقدامات سے معلوم ہوتا ہے کہ زرعی ٹیکنالوجی میں وہ لوگ کس قدر آگے نکل چکے تھے ۔

اندلسی ان ذخیروں میں پھلوں کو بھی محفوظ کرتے اور تازہ پھل اور ذخیروں سے نکلے ہوئے پھلوں میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا تھا (۳۴) ۔

اندلس کے مسلمانوں نے لیموں، شہتوت، کھجور، کیلا، انار، پستہ، بادام، چاول، تل، پالک، سیاہ مرچ اور زعفران وغیرہ اگائیں(۳۵)۔

شکر عربوں کی ایجاد ہے ۔ انگور کی فصل کو خوب خوب ترقی ہوئی ۔ ایک ناشپاتی ڈیڑھ کلو وزن کی ہوتی ۔ سیب اور خربوزوں کا بھی یہی حال تھا (۳۶) زیتون کی پیداوار کئی لاکھ گیلن تھی (۳۷) ۔

گھوڑوں کی پرورش ، ریشم کے کیڑوں کی نگہداشت اور شہد کی مکھیاں پالنے میں اندلسی سب سے آگے تھے ۔ ,,ملاغنہ ،، اور ,,المیریہ ،، کے وسیع رقبے میں شہتوت کے باغات تھے جن میں ریشم کے کیڑے پالے جاتے تھے ۔ بھیڑوں کے پالنے کے لیئے الگ محکمہ تھا جس کی محنت کی وجہ سے بھیڑوں سے نرم اور گرم اون حاصل کی جاتی ۔ (۳۸)

معاشرتی ترقی کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں :

حکومت کے بےشمار میدانوں میں سے عوام کی عمومی دلچسپی کا میدان صرف رفاہ عامہ کے کام ہوتے ہیں ۔ عام لوگوں کو حکومت کی داخلہ و خارجہ پالیسی نیز فوج اور فتوحات وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی وہ تو بس یہ دیکھتے ہیں کہ حکمرانوں نے فلاح و بہبود کا کیا کام کیا تھا ۔

تاریخ کے صفحات میں اندلس کا ادارہ خلافت اس خدمت میں پیش پیش ہے ۔ رفاہ عامہ کے کام کی وجہ سے عام شہری خوش و خرم اور ہر قسم کے معاشی غم سے آزاد تھا ۔ رفاہ عامہ کی چند تفصیلات یہ ہیں ۔

علامه مقری کے نزدیک اندلس میں اسی (۸۰) بڑے شہر تھے اور تین سو چھوٹے شہر جبکہ صرف ایک دریا کے کنارے بارہ سو گاؤں آباد تھے اندلس کی آبادی دور خلافت میں ایک ملین سے زیادہ تھی۔ دنیا کی دو تہائی دولت صرف ان ایک ملین افراد کے پاس تھی۔ اندلس میں آبادی درج ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

۱۔ مسلمان (عرب اور بربر)
۲۔ غلام (مسلم یا غیر مسلم)
۳۔ نو مسلم (مقامی اندلسی)
۴۔ عیسائی۔
۵۔ یہودی

ایم سی کیب کے مطابق اندلس کی آبادی ۳،۰۰،۰۰،۰۰۰ (تین کروڑ) تھی۔

خلیفه عبدالرحمن سوئم اندلس میں سب سے زیادہ جاہ و حشمت والا فرمانروا گزرا ہے۔ الناصر انتہائی ذہین اور مدبر انسان تھا۔ ہر کام خود کرتا اور سلطنت کے امور میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اس نے امراء پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔ عوام کے ساتھ اس کا رویہ بہت بہتر تھا۔ اس نے سارے ٹیکس معاف کر دیئے کاشتکاروں کو غیر معمولی سہولتیں دیں ، نہروں کے جال بچھا دیئے ، کاشتکاروں میں نہروں کا پانی فیاضی سے بانٹا جاتا تھا۔ نہر کے ہر ٹکڑے کا انتظام مقامی لوگوں کے پاس تھا۔ جہاں نہر نہیں جا سکتی تھی وہاں پائپ بچھا دی گویا ہر جگہ پانی کی افراط تھی۔ تجارت کی سہولت کے لیئے تجارتی بیڑہ بنایا جس پر اندلس کے تجار دنیا بھر کا گشت کرتے۔ عبدالرحمن الناصر کے دور میں اندلس میں میونسپل کمیٹیاں کام کرتی تھیں۔ شہر کے ہر گلی کوچے میں پکے

فرش تھے ۔ نالے ڈھکے ہوئے تھے اور بعض نالے تو اتنے بڑے تھے کہ نیچے سے بیل گاڑی گزر جاتی ۔ گلی کوچوں میں صفائی کا معقول انتظام تھا اور رات کو تمام شہر بقعہ نور بن جاتا ۔ آمدورفت اور ٹریفک کے کنٹرول کے لیے الگ سے پولیس تھی ۔ ڈاک کے انتظام کے لیئے گھوڑے تھے ۔ جو انتہائی تیز رفتار تھے ۔ ملک بھر میں کوئی صناع ، مزدور یا کاریگر بےکار نہ تھا ۔ (۲۹)

ملک کے ہر حصے میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیئے عمارتیں بنتی رہتی تھیں نئے نئے پل بنتے نہریں کھدتیں (۳۰) ۔ ملک کے ہر حصے میں سرکاری خرچ سے ایسے ادارے قائم تھے ۔ جہاں محتاج ، اپاھج ، بیمار اور اسی طرح کے دوسرے لوگ رہتے ، اور ان کا تمام خرچ حکومت کے ذمہ ھوتا ۔ اندلس کے معذور لوگوں کے اخراجات بادشاہ اپنی جیب خاص سے ھی ادا کرتا تھا ۔ قرطبہ میں ایسے کئی سو ادارے تھے جو یتیموں کی پرورش کرتے تھے ۔ قرطبہ شہروں کی دلہن تھی ایک لاکھ تیرہ ہزار اعلی درجہ کے پکے مکانات تھے ساری سڑکیں پتھر کی تھیں ۔ گرمیوں میں ہر جگہ خیمے تان دیئے جاتے تاکہ مسافروں کو تنگی نہ ہو ۔ اسی ہزار چار سو دکانیں ، سات سو مساجد، نــو سـو حمام اور چار ہزار تین سو گودام صرف قرطبہ میں تھے ۔ شہر کے گرد مضبوط فصیل موجود تھی ۔ ڈھائی فرسنگ سے ایک پائپ لائن شہر میں لائی گئی تھی یہ پائپ لائن شہر کو پانی مہیا کرتی تھی ۔ گھر گھر فوارے اور چوکوں پر حــوض بنے ہوئے تھے ۔ شاھی محلات کو جانے کے لیئے وادی کبیر کے پل سے گزرنا پڑتا تھا ۔ شہر میں کوئی شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس یا بھیک مانگتے نہیں دیکھا گیا تھا ۔ شہر کے باہر سات آبادیاں مزید تھیں ہر طرف نہریں بہہ رھی تھیں اور نہروں کے کنارے پھولوں کی کیاریاں تھیں تعلیم

مفت تھی ہر درجہ کا شہری اعلی تعلیم مفت حاصل کر سکتا تھا ۔ تحقیقات کے لیئے حکومت کی طرف سے مفت سہولتیں مہیا کی جاتی تھیں ۔ کتابوں کی اشاعت حکومت کے ذمہ تھی ۔ ماہرین علوم و فنون کو کتب خانوں اور تجربہ گاھوں کی وسیع پیمانے پر سہولت موجود تھی اہل علم لوگوں کو بڑے بڑے انعام ملتے نیز وظائف اور مشاہیر مقرر تھے ۔ (۳۱)

الحکم کے دور میں اہل علم کے وارے نیارے ہوئے ۔ اندلس کا ہر فقیہ محدث ، فلسفی ، عالم اور شاعر شاہی خزانے سے وظیفہ پاتا ۔ الحکم نے بستی بستی درس گاہیں کھول دیں ہر شخص لکھنا پڑھنا جانتا تھا (۳۲) الحکم کو تعمیرات کا بھی شوق تھا (۳۳) ۔

لیون کی فتح کے بعد جب المنصور واپس قرطبہ پہنچا تو اس نے دونوں ھاتھوں سے دولت شہریوں میں بانٹی ۔ منصور نے بہت سی عمارتیں بنوائیں، مسجدیں بنوائیں(۳۴). جامع مسجد کی بنیاد رکھی(۳۵) قرطبہ کے دریا پر ایک نیا پل بنوایا اس پر ایک لاکھ چالیس ہزار دینار خرچ ہوئے ۔ المنصور نے ایک اور پل ,,اشتجر ,, میں دریائے ,,شنیل ,, ، پر بھی بنوایا (۳۶) ۔

ابن ابی عامر المنصور رات کو کم سوتا قرطبہ کا گشت کرتا اور جرائم کی ٹوہ لگاتا چنانچہ اس کی رعایا خوشحال تھی (۳۷) ۔

حمام مسلمانوں سے پہلے اندلس میں نہیں تھے ۔ مسلمانوں نے گرم پانی کے حمام قائم کیئے ۔ نہ صرف شہروں میں بلکہ مسلمانوں کے زیر اقتدار دیہاتوں میں بھی حمام موجود تھے ۔ قرطبہ جو نصف سے ایک ملین آبادی کا شہر تھا یہاں تین سو حمام عبدالرحمن الناصر کے وقت اور چھ سو حمام وزیر اعظم ابن ابی عامر المنصور کے وقت موجود تھے (۳۸) ۔

اندلس نے دسویں سے بارھویں صدی کے درمیان طب میں بھی قابل قدر ترقی کی ۔ دور خلافت میں صرف قرطبہ میں چالیس پچاس ہسپتال تھے ۔ عبدالرحمن دوئم کے وقت عراق کے تربیت یافتہ طبیبوں نے قرطبہ میں ,,كلية الطبيه ،، کھولا ۔ چنانچہ اس کلیہ نے اندلس کو بہت سے سرجن اور طبیب دیئے [۳۹]

اس مقالہ میں ہم نے عمارتوں ، فنون اور مشہور شہروں کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان کے لیئے ایک الگ سے دفتر درکار ہے ۔ مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکالنے میں آسانی ہو جاتی ہے کہ سپین اموی دور خلافت میں معاشی اور معاشرتی ترقی کے لحاظ سے عروج پر تھا اور یہ کہنا بھی بجا ہو گا کہ اس وقت کا سپین موجودہ دور کے سپین سے کہیں آ گے تھا اور یہ سب کچھ مسلمانوں کی کامیاب عملی جدوجہد کا نتیجہ تھا ۔

حوالہ جات

۱ ـ برق ، غلام جیلانی ، یورپ پر مسلمانوں کے احسان ـ اشاعت اول ، شیخ غلام علی اینڈ سنز ، لاہور ـ ص ۷۵ ـ ۸۰

۲ ـ ڈوزی ، راٹن ہارٹ Spanish Islam ، کریم سنز کراچی ، ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۳ ـ

۳ ـ سلیمانی ، احسان الحق ، مسلمان یورپ میں ، مقبول اکیڈمی ، لاہور ، ۱۹۷۰ء ، ص ۳۵۰

۴ ـ سکاٹ ، ایس پی ـ اخبار الاندلس ، جلد سوئم ، نفیس کالیج لاہور ، ۱۱۳۰ ھ ، ص ۶۳۵ ـ ۶۳۶ ـ

۵ ـ ندوی ، رشید اختر ـ مسلمان اندلس میں ، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور ۱۹۸۸ء ، ص ۲۹۳ ـ ۲۹۵

۶ ـ ثروت صولت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ، اسلامک پبلیکیشنز ، لاہور ، ۱۹۷۹ء ، ص ۳۲۹
سلیمانی ، احسان الحق ـ مسلمان یورپ میں ، مقبول اکیڈمی ، لاہور ، ۱۹۷۰ء ، ص ۲۵۱ ـ ۲۵۲ ـ

۷ ـ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ، ص ۶۹۵ ، ۶۹۶

۸ ـ لین پول ، مسلمان اندلس میں ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ، ص ۱۹۷
مزید دیکھئے :

ثروت صولت ، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ، ص ۳۲۹ ، مزید دیکھئے سلیمانی ، احسان الحق ، مسلمان یورپ میں ، ص ۳۵۶ ۔

۹ ۔ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ، ص ۷۰۰

۱۰ ۔ ثروت صولت ، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ، ص ۳۲۹
ندوی ، رشید اختر ۔ مسلمان اندلس میں ص ۶۹۷

۱۱ ۔ سلیمانی ، احسان الحق : مسلمان یورپ میں ص ۳۵۰

۱۲ ۔ ابن خطیب ، لسان الدین ، تاریخ غرناطہ ، نفیس اکیڈمی ، کراچی ، ۱۹۶۳ء، ص ۵۰

۱۳ ۔ سلیمانی ، احسان الحق : مسلمان یورپ میں ص ۳۵۵

۱۴ ۔ لین پول ، مسلمان اندلس میں ص ۱۹۵

۱۵ ۔ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ص ۶۹۹ ۔

۱۶ ۔ موسیو، سید و فرانسیسی ، تاریخ عرب ، ترجمہ عبدالغفور خان ۔ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ ء ، ص ۳۳۲

۱۷ ۔ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ص ۷۰۶

۱۸ ۔ سلیمانی ، احسان الحق ، مسلمان یورپ میں ، ص ۳۵۰
ثروت صولت ، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ، جلد اول ، ص ۳۲۸ ، ۳۲۹

۱۹ ۔ لین پول ، مسلمان سپین میں ، ص ۱۹۵

۲۰ ۔ ندوی رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ، ص ۶۹۹

۲۱ ۔ برق غلام جیلانی ، یورپ پر اسلام کے احسان ، ص ۔ ۱۲۷

۲۲ ۔ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ، ص ۶۹۹

۲۳ ۔ برق ، غلام جیلانی ، یورپ پر اسلام کے احسان ، ص ۔ ۷۳

۲۴ ۔ سلیمانی ، احسان الحق ، مسلمان یورپ میں ، ص ۳۵۳

۲۵ ۔ ابن خطیب ، لسان الدین ، تاریخ غرناطہ ، نفیس اکیڈمی ، کراچی ، ۱۹۶۳ء، ص ۳۸ ۔ ۳۹

۲۶ ۔ موسیوسیدو ، فرانسیسی ، تاریخ عرب ، ص ۳۲۳
ندوی رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ، ص ۶۸۶ ، ۶۹۵

۲۷ ۔ امام الدین ، ایس ایم ۔ مسلم سپین ، ص ۷۸
موسیو ، سید و ، فرانسیسی ۔ تاریخ عرب) ص ۳۲۳

۲۸ ۔ ندوی رشید اختر : مسلمان اندلس میں ص ۶۸۵ ۔ ۶۸۶

۲۹ ۔ ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ص ۶۸۷ ۔ ۶۹۰

۳۰ ۔ ثروت صولت ، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ، جلد اول ص ۳۲۹

۳۱ ۔ ایضاً

۳۲ ۔ ایضاً

۳۳ ۔ ایضاً

۳۴ ۔ ایضاً

۳۵ ۔ موسیو ، سیدو ، فرانسیسی ، تاریخ عرب ، ص ۳۲۳
ندوی ، رشید اختر ، مسلمان اندلس میں ص ۲۸۸

۳۶ ۔ ایضاً

۲۷ ۔ امام الدین ، ایس ایم ، مسلم سپین ، ص ۸٦ ۔ ۸۷
۲۸ ۔ ثروت صولت : ملت اسلامیه کی مختصر تاریخ ، ص ۳۲۹
ثروت صولت ۔ ملت اسلامیه کی مختصر تاریخ ، ص ۳۲۸ ۔
۲۹ ۔ محمد یوسف ڈاکٹر ۔ اندلس تاریخ و ادب ۔ مدینه پبلیشنگ کمپنی کراچی ۹ ۔ ص ۹۷
۳۰ ۔ بلگرامی ، سید علی ، تمدن عرب ص ۳۰۵
۳۱ ۔ ملخص از تاریخ ابن خلدون جلد پنجم ص ۳۱٦ تا ۳۲۰
۳۲ ۔ تاریخ ابن خلدون ، جلد پنجم ص ۳۲۳ ۔ ۳۲٦
۳۳ ۔ لین پول : مسلمان اندلس میں ، ص ۷۴
۳۴ ۔ ایضاً
۳۵ ۔ ثروت صولت : ملت اسلامیه کی مختصر تاریخ ، اول ، ص ۳۲۵ .
۳٦ ۔ ایضاً
۳۷ ۔ ملخص از تاریخ ابن خلدون : ص ۳۳۱ تا ۳۳۸
ثروت صولت : ملت اسلامیه کی مختصر تاریخ ص ۳۷٦
۳۸ ۔ امام الدین ، ایس ایم : مسلم سپین ، ص ۲۰۱
۳۹ ۔ ایضاً ص ۲۲٦

★★★